اور روایت میں ہے کہ ادنیٰ جنتی کو جو جگہ ملے گی پوری دنیا اور دنیا جیسی دو گنا جگہ کے برابر ہوگی۔ سورۃ حدید میں جنت کی وسعت کو زمین و آسمان کی وسعت کے برابر بتایا گیا ہے۔ سورۃ زمر کی ایک آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اہل جنت کو جنت میں قیام کرنے کے لیے اعزاز و اکرام کے ساتھ داخل کیا جائے گا۔ ان کے استقبال کے لیے پہلے سے دروازے کھلے ہوں گے اور جنت کے محافظ فرشتے سلام کریں گے اور خوش عیش زندگی کی مبارکباد دیں گے اور یہ سنا دیں گے کہ آپ حضرات ایسی جگہ قیام پذیر ہو رہے ہیں جہاں امن و امان اور سلامتی ہی سلامتی ہے۔ یہاں ہمیشہ اور باسلامت رہو گے نہ خوف و ہراس ہوگا نہ کسی طرح کی گھبراہٹ ہوگی۔ رنج و غم، دکھن، گھٹن اور تھکن کا نام نہ ہوگا۔ حضرات ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی دمکتی ہوں گی اور جو لوگ ان کے (دوسرے نمبر پر) داخل ہوں گے ان کی صورتیں بہت زیادہ روشن ستارہ کی طرح سے (منور) ہوں گی۔ (الحدیث) (احوال بعد الموات)

میرے مولا تو امداد کر ☆ میرے پاک گھر کو آباد کر
نہ تو دشمنوں کو شاد کر ☆ مجھے بندہ غم سے آزاد کر
تیرے ہاتھ میں آبرو ☆ اللہ جل جلالہ

خطبہ چہارم:

ماہ رمضان اور قرآن پاک کا تعلق:

ماہ رمضان کے آتے ہی مسجدیں آباد ہو جاتی ہیں۔ ہر ہر مسجد میں تقریباً قرآن سنا جاتا ہے۔ تلاوت قرآن پاک کی زیادہ ہو جاتی ہے اس لیے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق کہ قرآن پاک سب کا سب لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے بیت العزت پر رمضان کے مہینہ کی لیلۃ القدر میں نازل ہوا پھر جبریل ؑ تئیس برس کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا بتدریج لائے۔ قرآن پاک اور رمضان کا گہرا تعلق ہے۔ اس لیے اس خطبہ و وعظ کا عنوان ماہ رمضان اور قرآن پاک کا تعلق ہے۔

اللہ رب العزت کا فرمان عالی ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾ [پارہ۲ سورۃ بقرۃ آیت ۱۸۵]

فضیلت رمضان و قرآن کا ذکر ہے۔

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جس کا مطلب (ایک) وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لیے ذریعہ ہدایت ہے۔ کئی روشن صداقتیں رکھتا ہے اور حق کو باطل سے الگ کر دینے والا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم کے صحیفے تین رمضان اور ایک روایت کے موافق یکم رمضان کو نازل ہوئے اور تورات موسیٰ پر ۶ رمضان کو نازل ہوئی اور انجیل عیسیٰ پر ۱۳ رمضان کو نازل ہوئی اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر ۱۸ رمضان کو نازل ہوئی اور قرآن پاک حضرت محمد ﷺ پر رمضان کی اخیر چھ راتوں میں نازل ہوا۔

قرآن پاک کیا ہے؟

صاحب مظاہر حق لکھتے ہیں، قرآن مجید کیا ہے؟ یہ وہ سب سے مقدس اور سب سے عظیم کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کاروان انسانیت کے سب سے آخری اور سب سے عظیم رہنما رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئی جو ظلم و جہل کی تاریکیوں میں مینار نور، کفر و شرک کے تابوت میں آخری کیل اور پوری انسانی برادری کے لیے خدا کی طرف سے اُتارا ہوا سب سے آخری اور سب سے جامع قانون ہے اور جسے حبل متین کہا گیا ہے۔

قرآن مجید کی عظمت و بزرگی اور اس کی فضیلت و رفعت کے لیے اس قدر کافی ہے کہ وہ خداوند عالم، مالک ارض و سماء اور خالق لوح و قلم کا کلام ہے۔ تمام عیوب اور تمام نقائص سے بری اور پاک ہے۔ فصاحت و بلاغت کا وہ آخری نقطہ عروج کہ بڑے بڑے عرب فصیح و بلیغ اس کے سامنے طفل مکتب، علوم و معارف اور فکر و دانش کے وہ کوہ ہمالیہ کہ دنیا کے بڑے بڑے مفکر، فلسفی، دانشور اور ارباب فکر و نظر اس سے سر ٹکرائیں۔

قرآن مجید کی تلاوت اور پڑھنے پڑھانے کا ثواب محتاج نہیں، تمام علماء اس پر متفق ہیں کہ کوئی ذکر، تلاوت کلام مجید سے زیادہ ثواب و اجر نہیں رکھتا۔ خصوصاً نماز میں اس کی قراءت کا ثواب اور اس کی فضیلت اتنی ہے کہ وہ دائرہ تحریر سے باہر ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اس کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں اور نماز میں اس کی قراءت کے وقت اس کے ہر حرف کے عوض پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

قرآن مجید کا پڑھنا بندہ کو خدا کا قرب بخشتا ہے، قلب کو عرفان الٰہی اور ذکر اللہ کے نور سے روشن کرتا ہے اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کرے گا۔

تلاوت قرآن کا مقصد اعلیٰ یہ ہے کہ وہ تفکر اور تذکر یعنی امور دین کو یاد دلانے اور آخرت کی طرف توجہ کا باعث ہو اور کثرت تلاوت کی وجہ سے احکام الٰہی یاد اور مستحضر ہوں تا کہ احکام الٰہی پر عمل کیا جائے اور عبرت حاصل کی جائے، تلاوت کا یہ مقصد نہیں کہ محض آواز و حروف کو آراستہ کیا جائے اور دل غفلت کے اندھیروں میں پڑا رہے چنانچہ جو شخص قرآن پڑھے مگر اس پر عمل نہ کرے تو قرآن ایسے شخص کا دشمن ہوتا ہے، اس لیے حدیث شریف میں آتا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت بھیجتا ہے کیونکہ قرآن صرف پڑھنے کی چیز نہیں ہے بلکہ پڑھ کر عمل کرنا اصل ہے اور جو قرآن پڑھ کر اس پر عمل نہیں کرتا گویا قرآن کی اہانت کرتا ہے لہٰذا قرآن پڑھنا اور اس پر عمل نہ کرنا اس کے حق میں آخرت کے نقصان و خسران کی دلیل ہوگا۔

یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ تفکر و تذکر اور فہم معانی اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جبکہ آہستگی، وقار، ترتیل اور حضور دل کے ساتھ قرآن پڑھا جائے۔

جو شخص عربی زبان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے قرآن کے معانی نہ جانتا ہو اس کو بھی چاہیے کہ وہ حضور دل کے ساتھ قرآن کی تلاوت شروع کرے اور اپنے ذہن میں یہ خیال جمائے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کے وہ احکام ہیں جو اس نے دنیا والوں پر نازل فرمائے ہیں نیز وہ اس عاجزی اور فروتنی کے ساتھ بیٹھ کر تلاوت کرے کہ گویا وہ قرآن پڑھ نہیں رہا بلکہ احکم الحاکمین کا کلام براہ راست سن رہا ہے۔ (مظاہر حق)

آدابِ تلاوت:

قرآن کریم اللہ رب العزت کا براہ راست کلام اور بارگاہ الوہیت سے اُترے ہوئے الفاظ کا مجموعہ ہے اس کلام کی نسبت جس ذات کی طرف ہے وہ حاکموں کا حاکم، بادشاہوں کا بادشاہ اور پوری کائنات کا بلاشرکت غیرے مالک ہے لہٰذا اس کی تلاوت کے وقت ہی آداب ملحوظ ہونے چاہئیں جو اس کلام اور اس صاحب کلام کی عظمت شان کے مطابق ہوں۔ آداب تلاوت یہ ہیں:

سب سے پہلے مسواک کے ساتھ وضو کیجیے اس کے بعد کسی اچھی جگہ متواضع اور رو بہ قبلہ بیٹھیے، اپنے آپ کو کمتر و ذلیل اور عاجز جان کر اور قلب و دماغ کے حضور کے ساتھ بیٹھیے گویا اللہ رب العزت کے سامنے بیٹھ کر عرض و نیاز اور التجا کر رہے ہیں پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر تلاوت کیجیے دل میں یہ تصور جمائیے کہ میں خدا کا کلام بغیر کسی واسطہ کے سن رہا ہوں۔ آج کل جو یہ رسم چل نکلی ہے کہ لوگ پورا

قرآن ایک دن میں ختم کرنے یا زیادہ تیز پڑھنے کو فخر یا کمال کی بات سمجھتے ہیں یہ نہایت بری اور غفلت و نادانی کی بات ہے۔

خواجہ پندارد کہ طاعت می کند ☆ بے خبر کز معصیت جان می کند

فضیلت قرآن پاک:

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا حَسَدَ اِلَّا اِثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ)). [متفق علیہ]

قرآن پاک کے ماہر قدر دان اور سخی کی فضیلت اس حدیث پاک میں بیان کی گئی ہے کہ ان دونوں پر حسد ورشک جائز ہے۔ حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”صرف دو شخصوں کے بارے میں حسد (جائز) ہے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عطا فرمائی اور وہ شخص بعض اوقات کے علاوہ دن اور رات کے اکثر حصہ میں اس قرآن میں مشغول رہتا ہے، دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ اس کو دن ورات کے اکثر حصہ میں خرچ کرتا ہے“ (راہ خدا میں خرچ کرنا مراد ہے)۔

تشریح حسد سے مراد اس حدیث میں غبطہ ہے جسے رشک بھی کہتے ہیں اس کو حسد مجازاً کہا جاتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ غبطہ رشک اور دنیاوی امور کے سلسلہ میں ہو تو مباح ہے اور اگر دینی امور کے سلسلہ میں ہو تو وہ مستحب ہے۔ مثلاً کسی شخص کو مسجد بناتا ہوا دیکھ کر یہ آرزو وخواہش کرے کہ کاش اگر میرے پاس بھی روپیہ ہو تو میں بھی ایسی مسجد بنادوں یہ رشک پسندیدہ ہے اور اس پر ثواب بھی ملتا ہے۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ فرماتے ہیں کہ کسی کے پاس اگر ایسی نعمت ہو کہ وہ قرب الٰہی کا ذریعہ بنتی ہو۔ جیسے تلاوت قرآن، صدقہ و خیرات، اور ان کے علاوہ دوسری نیکیاں و بھلائیاں تو ایسی نعمت کے حصول کی خواہش وآرزو پسندیدہ ہوگی۔ باقی حسد کرنا، جلنا کہ کسی کے پاس نعمت دیکھ یہ تمنا وخواہش کرنا کہ یہ اس کے پاس کیوں ہے میرے پاس ہو۔ متفقہ طور پر حرام ہے قرآن کی نعمت جس کو اللہ نے عطا فرمائی ہو کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اس کو قرآن پڑھنے اور یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائی پھر وہ اس کے علوم واحکام میں غور وفکر کرے اور اس کے احکام وممنوعات پر عمل کرے نماز میں قرآن پڑھے یہ خوش نصیبی ہے۔

کلام اللہ شریف معبود کا کلام ہے محبوب ومطلوب کے فرمودہ الفاظ ہیں عاشقوں سے پوچھیے

کہ محبوب کے خط کی محبوب کی تقریر و تحریر کی کیا وقعت ہوتی ہے اور پھر جب عشق حقیقی ہو اللہ کے عاشقوں سے پوچھیے کہ جمال حقیقی کیا چیز ہے۔

مسئلہ: اتنے قرآن شریف کا یاد کرنا جس سے نماز ادا ہو جائے ہر شخص پر فرض ہے زرکشیؒ سے ملا علی قاریؒ نے نقل کیا ہے کہ جس شہر یا گاؤں میں کوئی قرآن پاک پڑھنے والا نہ ہو تو، سب گناہ گار ہیں۔ اس زمانہ جہالت و ضلالت میں جہاں ہم مسلمانوں میں اور بہت سے دینی امور میں گمراہی پھیل رہی ہے وہاں ایک عام آواز یہ بھی ہے کہ قرآن شریف کے حفظ کرنے کو فضول سمجھا جا رہا ہے اس کے الفاظ یاد کرنے کو دماغ سوزی اور وقت کا ضائع کرنا کہا جا رہا ہے۔ یہ بد دینی و گمراہی ہے جب قرآن پاک سے رخ موڑا جائے گا تو تباہی و بربادی و ذلالت و رسوائی آئے۔

وہ زمانہ میں معزز تھے عامل قرآں ہو کر ☆ ہم خوار و ذلیل ہوئے تارک قرآن ہو کر
گر ہمی خواہی مسلمان زیستن ☆ نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

ملا علی قاریؒ نے ایک حدیث سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے کلام پاک کو حاصل کر لیا اس نے علوم نبوت کو اپنی پیشانی میں جمع کر لیا۔ مراد یہ ہے کہ علوم قرآن کو حاصل کیا جائے کیونکہ اصل علم دین کا علم ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں: (۱) مسواک (۲) روزہ (۳) تلاوت کلام اللہ شریف۔ جمع الفوائد میں طبرانی سے نقل کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھلا دے اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اُٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتیٰ کہ اسی طرح تمام قرآن شریف پورا ہوا۔ بچے کے قرآن شریف پڑھنے پر باپ کے لیے بہت سے فضائل ہیں دوسری بات بھی سن لیجیے کہ اگر خدانخواستہ آپ نے اپنے بیٹے کو چار پیسے کے لالچ میں دین سے محروم رکھا تو یہی نہیں کہ آپ اس لازوال ثواب سے محروم رہیں گے بلکہ اللہ کے یہاں آپ کو جواب دینا پڑے گا۔ اس سے بچے کو بھی مصیبت میں ڈال رہے ہیں اور خود کو بھی مصیبت میں ڈال رہے ہیں۔ حدیث میں ہے كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (ہر شخص ذمہ دار ہے) ہر شخص سے قیامت میں اس کے ماتحتوں اور دوست نگروں کے بارے میں پوچھا جائے گا

کہ ان کو کس قدر دین سکھلایا۔ اگر آپ اپنے بچے کو دین داری کی صلاحیت سکھلائیں گے۔ اپنی جواب دہی سے محفوظ ہوں گے اور جب تک وہ نیک اعمال کرے گا دعا و استغفار آپ کے لیے کرے گا۔ آپ کے درجات کی بلندی کا سبب بنے گا لیکن دنیا کی خاطر چار پیسے کے لالچ سے آپ نے اس کو دین سے بے بہرہ رکھا تو یہی نہیں کہ خود آپ کو اپنی حرکت کا وبال بھگتنا پڑے گا بلکہ جس قدر بداطواریاں، فسق و فجور اس سے سرزد ہوں گے آپ کے نامہ اعمال بھی اس سے خالی نہ ہوں گے خدارا اپنے حال پر رحم کھائیں۔ دنیا بہرحال گزر جانے والی چیز ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں اس لیے آج عمل کا وقت ہے غنیمت شمار کریں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ قرآن والا اگر مخلص ہے تو کبھی بھوکا نہیں مرتا بلکہ دنیا جھک مار کر ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے اور جتنے ڈگریاں ڈاکٹری، انجینئری کے لیے ہوئے ہیں ہمیشہ بے روزگاری کا رونا روتے رہتے ہیں اور روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

شرح احیاء میں ہے کہ قیامت کے ہولناک اور وحشت اثر دن میں حاملین قرآن یعنی حفاظ اللہ کے سائے کے نیچے انبیاء اور برگزیدہ لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں کلام مجید پڑھا جائے اس کے اہل و عیال کثیر ہو جاتے ہیں۔ اس میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ ملائکہ اس میں نازل ہوتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں تلاوت نہیں ہوتی اس میں تنگی اور بے برکتی ہوتی ہے ملائکہ اس گھر میں چلے جاتے ہیں شیاطین اس میں گھس جاتے ہیں۔

صاحب احیاء نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے نماز میں کھڑے ہو کر کلام پاک پڑھا اس کو ہر حرف پر سو نیکیاں ملیں گی اور جس شخص نے نماز میں بیٹھ کر پڑھا اس کے لیے پچاس نیکیاں اور جس نے بغیر نماز کے وضو کے ساتھ پڑھا اس کے لیے پچیس نیکیاں اور جس نے بلا وضو پڑھا اس کے لیے دس نیکیاں اور جو شخص پڑھے نہیں بلکہ صرف پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سنے اس کے لیے بھی ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ہے۔ (فضائل قرآن)

عمرو بن میمونؒ نے شرح احیاء میں نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر قرآن مجید کھولے گا اور بقدر سو آیات کے پڑھ لے تو تمام دنیا کی بقدر اس کا ثواب لکھا جائے گا۔ قرآن شریف کا دیکھ کر پڑھنا نگاہ کے لیے مفید ہے۔ حضرت امام شافعیؒ عشاء کے بعد قرآن شریف کھولتے تھے اور صبح کی نماز کے وقت بند کرتے تھے (یعنی پوری رات تلاوت کرتے تھے)۔

قرآن کی بے ادبی نہ کریں:

قرآن پاک کو گانے کی طرز پر پڑھنا منع ہے۔ حضرت حذیفہ ﷺ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کو عرب کی آواز میں پڑھو، عشق بازوں اور یہود و نصاریٰ کی آواز میں مت پڑھو۔ عنقریب ایک قوم آنے والی ہے جو گانے اور نوحہ کرنے والوں کی طرح سے قرآن شریف کو بنا بنا کر پڑھے گی۔ وہ تلاوت ذرا بھی ان کے لیے نافع نہ ہوگی خود بھی وہ لوگ فتنے میں پڑیں گے اور جن کو وہ پڑھنا اچھا معلوم ہوگا ان کو بھی فتنہ میں ڈالیں گے۔ (فضائل قرآن مولانا زکریاؒ)

قرآن اپنانے والوں کی ترقی:

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ)). [رواہ مسلم]

ترجمہ: اور حضرت عمر بن خطاب ﷺ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب یعنی کلام اللہ کے ذریعے کتنے لوگوں کو بلند کرتا اور اس کے ذریعے کتنے لوگوں کو پست کرتا ہے۔

تشریح: مطلب یہ کہ جو شخص یا جو قوم قرآن پڑھے گی اور اس پر عمل کرے گی وہ قوم دنیا و آخرت میں کامیابی و ترقی پائے گی اور جو شخص یا جو قوم قرآن اور اس کی تعلیمات سے روگردانی کرے گی وہ قوم پست و ذلیل ہوگی اس حدیث میں قوموں کے عروج و زوال کا سبب بتا دیا ہے جب تک مسلمان قوم نے قرآن کو اپنا دستور حیات بنا کر اس پر عمل کیا تو اس وقت مسلمانوں کا رعب و دبدبہ تھا اور مال و دولت کی برکات تھیں اور جب سے مسلمان قوموں نے قرآن کو چھوڑ کر دوسروں کی نقالی کی سوشلزم کمیونزم سرمایہ داری مغربی برانڈ کو اپنایا زوال کا شکار ہوگئیں اور یہود و نصاریٰ کی غلام بن گئیں۔

مشغولیت قرآن کی برکت:

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ)). [رواہ الترمذی والدارمی]

قرآن پاک میں اپنے اوقات صرف کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بن مانگے انعامات عطا فرماتے ہیں۔ مرادیں پوری کرتے ہیں اور مدد فرماتے ہیں۔ ایسے لوگ سکون سے زندگی گزارتے ہیں اور حضرت ابو سعید ﷺ راوی ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ مرادیں پوری کرتے ہیں اور مدد فرماتے ہیں۔

اللہ بزرگ وبرتر فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن کریم میرے ذکر اور مجھ سے مانگنے سے باز رکھتا ہے تو میں اس کو اس چیز سے بہتر عطا کرتا ہوں جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور تمام کلاموں کے مقابلہ میں کلام اللہ کو وہی عظمت وبزرگی حاصل ہوگی جو اللہ رب العزت کو اس کی تمام مخلوقات پر بزرگی اور برتری حاصل ہے۔ لہٰذا قرآن کریم میں مشغول رہنے والے کو دوسری چیزوں میں مشغول رہنے والوں پر بھی اسی طرح برتری وبزرگی حاصل ہوتی ہے۔ (ترمذی دارمی بیہقی)

تشریح: اللہ رب العزت کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن یاد کرنے، اس کے مفہوم ومعنی کے سمجھنے اور جاننے اور قرآن کریم میں مذکورہ احکام وہدایات پر عمل کرنے میں اور اس کی یہ مشغولیت اس کو ان اذکار وواوراد اور دعا سے کہ جو کلام اللہ کے علاوہ ہیں باز رکھتی ہیں یعنی وہ قرآن میں مشغولیت کی وجہ سے نہ تو مجھے یاد کرتا ہے اور نہ ہی مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اسے مانگنے والوں سے بھی زیادہ دیتا ہوں کیونکہ قرآن کے ساتھ اس درجہ کی مشغولیت اور انہماک درحقیقت اس لیے ہوتی ہے کہ وہ شخص اپنی ہر خواہش اور اپنی ہر طلب کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے اس کے کلام پاک ہی سے تعلق قائم کیے ہوئے ہے لہٰذا اس کے عظیم جذبہ کے تحت اسے یہ اَجر دیا جائے گا۔ (مظاہر حق)

قرآن سے دِل پاک ہوتا ہے:

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یاد رکھو دل زنگ پکڑتے ہیں جیسے کہ پانی پہنچنے سے لوہا زنگ پکڑتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! اس کی جلا وصفائی کا کیا ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا موت کو زیادہ یاد کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

فوائد: مطلب یہ ہے کہ گناہ ومعصیت کے صادر ہونے کی وجہ سے اور نیکیوں میں غفلت کی وجہ سے دل زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دل کی جلا وصفائی کا ذریعہ بتایا گیا ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرنے اور قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول رہنے سے دل کو جلا یعنی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ (مظاہر حق)

نوافل پر قرآن کی فضیلت:

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر رضی اللہ عنہ اگر تو صبح کو جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لے تو نوافل کی سو رکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لے خواہ اس وقت وہ معمول ہو یا نہ ہو ہزار رکعات سے افضل ہے (معمول کا مطلب اس وقت عمل میں ہو یا نہ ہو)

تشریح: نوافل پڑھنا ذاتی وانفرادی عمل ہے جب کہ سیکھنا سکھانا اجتماعی عمل ہے اور اس سے دین کی

اشاعت ہوتی ہے اور اس سے اجتماعی فائدہ ہوتا ہے اور معاشرہ پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہے اس لیے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسا کہ میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ شیطان پر ایک فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ قرآن پاک سیکھنے میں شرم کرنا یہ کہنا کہ اب ہماری عمر بڑی ہوگئی ہے اب کیا سیکھیں گے یاد رکھو یہ بات آخرت کے اعتبار سے نقصان دہ ہے اور آخرت کی شرم و ذلت دنیا کی ذلت اور رسوائی سے بہت زیادہ ہے۔

فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ قرآن ہے:

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کو اطلاع دی کہ بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے۔ حضور ﷺ نے دریافت کیا کہ ان سے خلاصی کی کیا صورت ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن شریف۔

فوائد: کتاب اللہ پر عمل فتنوں سے بچنے کا کفیل ہے اور اس کی تلاوت بھی فتنوں سے خلاصی کا سبب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں وارد ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ حق تعالیٰ شانہٗ تم کو اپنے کلام کے پڑھنے کا حکم فرماتا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی اپنے قلعہ میں محفوظ ہو اور اس کی طرف کوئی دشمن متوجہ ہو کہ جس جانب سے بھی وہ حملہ کرنا چاہے اسی جانب میں اللہ کے کلام کو اس کا محافظ پائے گا اور وہ اس شخص کو دفع کر دے گا۔

آج ہر طرف مادیات مال و دولت حب جاہ حب مال کے فتنے عقائد کے فتنے بے دینی کا پھیلاؤ شرک و بدعات و رسومات کا رواج اس کی واحد وجہ قرآن پاک کا چھوڑنا ہے اگر قرآن پاک کو اپنایا جائے تو ہر قسم کے فتنے حوادث و عذاب ختم ہو جائیں گے۔

ماہ رمضان میں جنگ بدر:

سن ۲ ہجری ماہ رمضان میں جمعہ کے روز حق و باطل کے درمیان ایک فیصلہ کن معرکہ ہوا۔ ایک طرف چند نہتے بے سرو سامان، دوسری طرف کفار کا لشکر جرار کیل کانٹوں سے مسلح، ایک طرف اللہ کے سامنے سر نیاز جھکائے ہوئے آنے والے دوسری طرف شیطانی قوت و تکبر سے بھرے ہوئے مدہوش و مست ایک طرف خدا والے خالی پیٹ، دوسری طرف پیٹ بھرے مغرور، مگر دنیا نے دیکھا کہ بالآخر ہتھیار و اسلحہ والے تعداد کی کثرت والے جاہ و حشم والے ہار گئے۔ خدا والے جیت گئے۔ فرمایا خداوند قدوس نے ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾